

پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ: رکاوٹیں اور امکانات

**Implementation of Islamic Law in Pakistan: Obstacles and Prospects**

**Dr. Waleed Khan**

Lecturer Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University  
Sialkot Pakistan

Email: [waleedkhan764110.wk@gmail.com](mailto:waleedkhan764110.wk@gmail.com)

**Ghulam Rasool**

Phd Scholar NCBA & E

Email: [rasoolghulam927@gmail.com](mailto:rasoolghulam927@gmail.com)

**Sana Maryam**

Muslim Youth (MY) University Islamabad

Email: [sanawaleed799@gmail.com](mailto:sanawaleed799@gmail.com)

Received on: 02-01-2026

Accepted on: 05-02-2026

**Abstract**

The question of implementing Islamic law has remained an important issue in Pakistan since its establishment. The Constitution provides a clear place for Islam and requires that existing laws be brought into conformity with the injunctions of the Holy Quran and Sunnah. Pakistan also has constitutional institutions such as the Council of Islamic Ideology and the Federal Shariat Court to assist in this process. Despite these provisions, the complete and effective implementation of Islamic law has remained a continuing challenge. This study examines the constitutional basis of Islamic law in Pakistan and discusses the role of Parliament, the Council of Islamic Ideology and the Federal Shariat Court. It also examines major obstacles, including political priorities, differences of legal interpretation, weak coordination between institutions, lack of research on contemporary issues, administrative problems and the gap between legislation and actual implementation. The study argues that the implementation of Islamic law cannot be achieved simply by making new laws. It requires careful research, qualified scholarship, effective institutions, political commitment and a gradual approach. The study concludes that Pakistan already has a constitutional and institutional framework for Islamic law, but stronger coordination and practical implementation are needed to make this framework effective.

**Keywords:** Islamic Law, Pakistan, Constitution, Shariah, Council of Islamic Ideology, Federal Shariat Court, Islamization of Laws, Legal Reform

### تعارف:

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی یہ سوال بھی اہم رہا کہ ملک کا قانونی اور ریاستی نظام کن اصولوں پر قائم ہوگا۔ برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں دین اور اجتماعی زندگی کا تعلق ایک اہم موضوع تھا۔ اسی وجہ سے پاکستان کے آئینی سفر میں اسلام کو ایک نمایاں مقام دیا گیا۔ آج بھی پاکستان کے آئین میں ایسی کئی دفعات موجود ہیں جو اسلامی قانون اور اسلامی طرز زندگی سے متعلق ہیں۔ قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل 31 میں مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ریاست کی ذمہ داری بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح آرٹیکل 227 میں واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے احکام کے مطابق لایا جائے گا اور کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو ان احکام کے خلاف ہو۔ [1]

اس کے باوجود پاکستان میں اسلامی قانون کے مکمل نفاذ کا مسئلہ ابھی تک زیر بحث ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ قانون سازی کم ہوئی یا زیادہ ہوئی۔ اصل مسئلہ یہ بھی ہے کہ اسلامی اصولوں کو موجودہ ریاستی نظام میں کس طرح نافذ کیا جائے، مختلف اداروں کی ذمہ داریاں کیا ہوں، فقہی اختلافات سے کیسے نمٹا جائے اور قانون بن جانے کے بعد اس پر عملی طور پر عمل کیسے کرایا جائے۔

یہ موضوع اس لیے بھی اہم ہے کہ اسلامی قانون کو اکثر صرف چند فوجداری سزاؤں کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی قانون کا دائرہ اس سے کہیں وسیع ہے۔ اس میں عدل، معاملات، خاندان، وراثت، معیشت، امانت، شہری حقوق اور اجتماعی ذمہ داری جیسے مسائل بھی شامل ہیں۔ اس مقالہ میں پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کی آئینی بنیاد، اس سے متعلق اداروں اور راستے میں پیش آنے والی اہم رکاوٹوں کا سادہ انداز میں جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس عمل کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

### اسلامی قانون اور پاکستان کا آئین

پاکستان کے آئینی نظام میں اسلامی قانون کی بنیاد سب سے پہلے قرارداد مقاصد میں نظر آتی ہے۔ قرارداد مقاصد میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اسی میں عدل، مساوات، آزادی اور بنیادی حقوق جیسے اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ [2]

بعد میں آرٹیکل 2-A کے ذریعے قرارداد مقاصد کو آئین کا باقاعدہ حصہ بنا دیا گیا۔ اس طرح اسلام سے متعلق بنیادی اصول صرف ایک سیاسی اعلان نہیں رہے بلکہ آئینی حیثیت اختیار کر گئے۔ آئین کا آرٹیکل 31 بھی اہم ہے۔ اس میں ریاست کو اسلامی طرز زندگی کے فروغ، قرآن اور اسلامیات کی تعلیم، اسلامی اخلاق کی حوصلہ افزائی اور بعض اسلامی اداروں کے مناسب انتظام کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ [3]

سب سے واضح حکم آرٹیکل 227 میں ملتا ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کے موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے احکام کے مطابق لایا جانا چاہیے اور ایسا نیا قانون نہیں بنایا جانا چاہیے جو اسلامی احکام کے خلاف ہو۔ اسی آرٹیکل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اس عمل کے دوران غیر مسلم شہریوں کے شخصی قوانین اور ان کی شہری حیثیت متاثر نہیں ہوگی۔ [1]

اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ کوئی آئینی طور پر ناممکن تصور نہیں، بلکہ آئین خود اس کے لیے راستہ فراہم کرتا ہے۔ مسئلہ زیادہ تر عملی سطح پر سامنے آتا ہے۔

### اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار

پاکستان میں اسلامی قانون کے حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل ایک اہم آئینی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ آئین کے آرٹیکل 228 سے 230 کے تحت قائم ہے اور قانون سازی کے بارے میں پارلیمنٹ اور دوسرے متعلقہ اداروں کو اسلامی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ [4]

کونسل کا کام صرف یہ دیکھنا نہیں کہ کوئی ایک قانون اسلامی ہے یا نہیں۔ اس کے دائرہ کار میں موجودہ قوانین کا جائزہ، نئے مسائل پر غور اور قانون سازی کے بارے میں سفارشات بھی شامل ہیں۔ کونسل کا باقاعدہ تحقیقی شعبہ بھی موجود ہے جو مختلف قانونی اور اسلامی مسائل پر تحقیق کرتا ہے۔

کونسل کی ایک اچھی بات یہ ہے کہ آئین میں مختلف اسلامی مکاتب فکر کی نمائندگی کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ پاکستان میں فقہی اختلافات موجود ہیں۔ اگر مختلف اہل علم بیٹھ کر کسی مسئلے پر گفتگو کریں تو ایک ایسے حل تک پہنچنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جسے زیادہ وسیع حلقے قبول کر سکیں۔ البتہ یہاں ایک عملی مسئلہ بھی ہے۔ کونسل سفارش کر سکتی ہے، لیکن آخر کار قانون بنانا پارلیمنٹ کا کام ہے۔ اس لیے اگر سفارش اور قانون سازی کے درمیان رابطہ کمزور ہو تو اچھی سفارش بھی عملی تبدیلی میں تبدیل نہیں ہو پاتی۔

### وفاقی شرعی عدالت کا کردار

اسلامی قانون کے نفاذ میں وفاقی شرعی عدالت کی حیثیت بھی بہت اہم ہے۔ آئین کے آرٹیکل 203 D کے تحت عدالت یہ دیکھ سکتی ہے کہ کوئی قانون یا اس کی کوئی دفعہ قرآن و سنت کے اسلامی احکام کے خلاف تو نہیں۔ [5]

اگر عدالت کسی قانون کو اسلامی احکام کے خلاف قرار دے تو آئینی طریقہ کار کے مطابق اس قانون میں تبدیلی کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ اس طرح وفاقی شرعی عدالت ملک کے موجودہ قانونی نظام اور اسلامی احکام کے درمیان ایک اہم رابطہ بن جاتی ہے۔ اس عدالت نے مختلف اہم مسائل پر فیصلے بھی دیے ہیں۔ سود کے مسئلے سے متعلق مقدمات اس حوالے سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اس قسم کے فیصلے یہ بتاتے ہیں کہ اسلامی قانون کا مسئلہ صرف دینی بحث نہیں بلکہ باقاعدہ آئینی اور عدالتی مسئلہ بھی ہے۔ یہاں ایک بات سمجھنا ضروری ہے کہ عدالت کا

کام فیصلہ دینا ہے، جبکہ وسیع پیمانے پر قانون سازی پارلیمنٹ اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے عدلیہ اور مقننہ دونوں کو اپنے اپنے آئینی دائرے میں کام کرنا ہوتا ہے۔

### پاکستان میں اسلامی قانون کہاں کہاں موجود ہے؟

یہ کہنا درست نہیں کہ پاکستان میں اسلامی قانون موجود ہی نہیں۔ بہت سے شعبوں میں اسلامی اصول پہلے ہی قوانین کا حصہ ہیں۔ خاندانی قوانین، نکاح، طلاق، وراثت، زکوٰۃ، اوقاف اور بعض فوجداری قوانین میں اسلامی تصورات موجود ہیں۔ اسلامی بینکاری اور مالیاتی نظام کے حوالے سے بھی مختلف سطحوں پر کوششیں ہوئی ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کا پورا قانونی نظام ایک ہی وقت اور ایک ہی ماحول میں نہیں بنا۔ کچھ قوانین برطانوی دور سے چلے آ رہے ہیں، کچھ قیام پاکستان کے بعد بنے اور کچھ بعد کے ادوار میں تبدیل کیے گئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج پاکستان میں مختلف تاریخی اور قانونی روایات کا ایک ملا جلا نظام موجود ہے۔

### اسلامی قانون کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹیں

#### سیاسی ترجیحات

قانون بنانا ایک سیاسی عمل بھی ہے۔ حکومتیں ہمیشہ ایک ہی قسم کی ترجیحات نہیں رکھتیں۔ کبھی معیشت زیادہ اہم مسئلہ بن جاتی ہے، کبھی سیاسی بحران، کبھی امن و امان اور کبھی کوئی دوسرا قومی مسئلہ۔

ایسے حالات میں اسلامی قانون کے حوالے سے طویل مدتی کام پیچھے چلا جاتا ہے۔ کسی قانون کو بنانے کے لیے صرف علمی اتفاق کافی نہیں ہوتا۔ حکومت کی توجہ، پارلیمانی تعاون اور مسلسل سیاسی ارادہ بھی ضروری ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ پر بحث کرتے ہوئے صرف علماء یا قانون دانوں کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ ریاستی اداروں اور سیاسی قیادت کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے۔

### قانون اور عمل کے درمیان فرق

پاکستان میں کئی مرتبہ مسئلہ قانون کی عدم موجودگی نہیں بلکہ قانون کے نفاذ کا ہوتا ہے۔

ایک قانون بن جاتا ہے، لیکن متعلقہ ادارے اسے پوری طرح نافذ نہیں کر پاتے۔ کہیں عملہ کم ہوتا ہے، کہیں تربیت کا مسئلہ ہوتا ہے، کہیں نگرانی کمزور ہوتی ہے اور کہیں ادارے ہی اپنا کام پوری طرح نہیں کر پاتے۔

اسلامی قانون کے بارے میں بھی یہی بات اہم ہے۔ اگر کوئی قانون اسلامی اصولوں کے مطابق بنادیا جائے لیکن عدالتیں، انتظامیہ، پولیس یا دوسرے متعلقہ ادارے اسے درست انداز میں نافذ نہ کریں تو قانون کی اصل روح عوام تک نہیں پہنچتی۔ اس لیے نفاذ کا مطلب صرف قانون کی کتاب میں نئی دفعہ شامل کرنا نہیں بلکہ اس قانون کو عملی زندگی میں مؤثر بنانا بھی ہے۔

### فقہی اختلاف

اسلامی فقہ میں اختلاف کوئی نئی بات نہیں۔ مختلف ادوار میں علماء نے قرآن و سنت کی بنیاد پر بہت سے مسائل میں مختلف آراء پیش کی ہیں۔ یہ علمی روایت صدیوں پرانی ہے۔

پاکستان میں یہ مسئلہ اس وقت زیادہ اہم ہو جاتا ہے جب کسی فقہی مسئلے کو قومی قانون بنانا ہو۔ ایسی صورت میں یہ سوال سامنے آتا ہے کہ کس رائے کو قانون بنایا جائے، مختلف آراء کو کیسے دیکھا جائے اور ملک کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر کیسے چلا جائے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مسئلے کو صرف مسلکی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ قرآن و سنت کے دلائل، فقہی اصول، مقاصد شریعت، ملکی حالات اور عوامی ضرورت سب کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل بھی مختلف مکاتب فکر کے درمیان گفتگو اور جدید مسائل پر مشترکہ فہم پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

### نئے مسائل اور اجتہاد کی ضرورت

دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ آج وہ مسائل سامنے آرہے ہیں جو پچاس یا سو سال پہلے اس شکل میں موجود نہیں تھے۔ آن لائن تجارت، ڈیجیٹل کرنسی، سائبر جرائم، مصنوعی ذہانت، جدید طبی علاج، حیاتیاتی تحقیق اور بین الاقوامی مالی معاملات اس کی مثالیں ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف پرانے قانونی الفاظ دہرانے سے نہیں نکل سکتا۔ اصل اصول قرآن و سنت سے لیے جائیں گے، لیکن ان اصولوں کا موجودہ حالات پر اطلاق کرنے کے لیے اجتہاد اور اجتماعی تحقیق کی ضرورت ہوگی۔ یہاں علماء کے ساتھ قانون دان، ماہرین معیشت، ڈاکٹر، سائنس دان اور دوسرے متعلقہ ماہرین بھی ضروری ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے کا تعلق طب سے ہے تو فقہی تحقیق کے ساتھ طبی حقیقت کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی اپنی تحقیقی ترجیحات میں بھی جدید مسائل، مختلف قوانین کا تقابلی مطالعہ اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان علمی مکالمہ شامل ہے۔

### اداروں کے درمیان کمزور رابطہ

اسلامی قانون سے متعلق پاکستان میں ایک سے زیادہ ادارے موجود ہیں۔ پارلیمنٹ قانون بناتی ہے، اسلامی نظریاتی کونسل مشورہ دیتی ہے، وفاقی شرعی عدالت قانون کا شرعی جائزہ لے سکتی ہے اور حکومت قانون پر عمل کرواتی ہے۔ یہ تقسیم اپنی جگہ ضروری ہے، لیکن ان

اداروں کے درمیان بہتر رابطہ بھی ضروری ہے۔ اگر ایک ادارہ سفارش کرے اور دوسرے ادارے تک اس کا کام مؤثر طریقے سے نہ پہنچے، یا کسی عدالتی فیصلے کے بعد قانون میں بروقت تبدیلی نہ ہو، تو پورا عمل سست ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسلامی قانون کے معاملے میں اداروں کے درمیان واضح رابطہ اور ذمہ داری کا تعین بہت ضروری ہے۔

### تحقیقی کام کی کمی

پاکستان میں اسلامی قانون پر بہت ساری علمی مواد موجود ہے۔ دینی مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں میں اس موضوع پر کام بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ایک اہم کمی یہ ہے کہ اکثر بحث نظری سطح تک رہ جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا آسان ہے کہ سودی نظام ختم ہونا چاہیے، لیکن یہ بتانا زیادہ مشکل ہے کہ موجودہ بینکاری نظام کو مرحلہ وار کیسے تبدیل کیا جائے، اس کے معاشی اثرات کیا ہوں گے اور عام لوگوں کے لیے متبادل نظام کیسے فراہم کیا جائے۔ اسی طرح وراثت، وقف، زکوٰۃ، خاندانی قانون اور فوجداری قانون کے بارے میں بھی ایسی تحقیق کی ضرورت ہے جس میں مسئلے کے شرعی پہلو کے ساتھ عملی قانونی حل بھی دیا گیا ہو۔

### علماء اور قانون دانوں کے درمیان فاصلے

اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے دو طرح کی مہارت ضروری ہے۔ ایک طرف شریعت، فقہ اور اصول فقہ کا علم چاہیے اور دوسری طرف جدید قانون، آئین اور ریاستی نظام کی سمجھ بھی ضروری ہے۔ اگر علماء جدید قانونی نظام کو اچھی طرح نہ سمجھیں تو ان کی اچھی شرعی رائے بھی عملی قانون سازی میں مشکلات کا شکار ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر قانون دان اسلامی فقہ کی بنیادی باتوں سے واقف نہ ہوں تو وہ بھی اسلامی قانون کی روح کو پوری طرح نہیں سمجھ پائیں گے۔ اس لیے دونوں طبقوں کے درمیان مستقل رابطہ ضروری ہے۔ جامعات اس رابطے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

### عوام میں غلط تصور

اسلامی قانون کا ذکر ہوتے ہی بعض لوگوں کے ذہن میں صرف حدود اور سزائیں آتی ہیں۔ یہ اسلامی قانون کی مکمل تصویر نہیں۔ اسلامی قانون میں عدل، امانت، تجارت، خاندان، وراثت، پڑوسی کے حقوق، یتیموں کی حفاظت، عوامی مال، حکمران کی ذمہ داری اور معاشرتی انصاف جیسے بہت سے موضوعات شامل ہیں۔ اس لیے اسلامی قانون کے نفاذ کی بات کرتے ہوئے اس کے جامع تصور کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ اگر اسے صرف سزائوں کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اصل مقصد پس پشت چلا جاتا ہے۔

### اسلامی قانون اور بنیادی حقوق

پاکستان کے آئین میں بنیادی حقوق کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ اسلامی قانون کے نفاذ پر گفتگو کرتے ہوئے ان حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ آئین کا آرٹیکل 227 خود واضح کرتا ہے کہ اسلامی احکام کے مطابق قانون سازی کرتے ہوئے غیر مسلم شہریوں کے شخصی قوانین اور ان کی شہری حیثیت متاثر نہیں ہوگی۔ [1]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے آئینی نظام میں اسلام اور شہری حقوق کو بالکل الگ الگ خانوں میں نہیں رکھا گیا۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی اصولوں کو آئینی دائرے، عدل اور شہری حقوق کے ساتھ سمجھا جائے۔

قرآن مجید بھی عدل پر زور دیتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

”بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔“ [6]

اس لیے اسلامی قانون کے نفاذ کا بنیادی مقصد معاشرے میں انصاف اور بھلائی پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

### اسلامی قانون اور معاشرتی انصاف

اگر ہم اسلامی قانون کے اصل مقصد کو سمجھنا چاہیں تو عدل کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

ایک ایسا معاشرہ جہاں کمزور آدمی کو انصاف نہ ملے، طاقتور قانون سے بچ جائے، رشوت عام ہو، سرکاری مال میں خیانت ہو اور لوگوں کے بنیادی حقوق محفوظ نہ ہوں، وہاں صرف چند اسلامی دفعات نافذ کرنے سے مکمل اسلامی معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا۔

اسلامی قانون صرف عدالت کے کمرے کا مسئلہ نہیں۔ یہ بازار میں بھی نظر آنا چاہیے، سرکاری دفاتر میں بھی، عدالت میں بھی، گھر میں بھی اور تعلیمی ادارے میں بھی۔ اس لیے اسلامی قانون کے نفاذ کو عدالتی اصلاح، انتظامی دیانت، کرپشن کی روک تھام اور معاشی انصاف کے ساتھ جوڑ کر دیکھنا زیادہ درست ہوگا۔

### اسلامی قانون کے نفاذ کا بہتر طریقہ

پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرنے کے لیے ایک مرحلہ وار طریقہ زیادہ مناسب ہو سکتا ہے۔ ہر شعبے کو الگ دیکھنا چاہیے۔ سب سے پہلے موجودہ قانون کا جائزہ لیا جائے، پھر اس میں موجود مسئلے کو واضح کیا جائے اور اس کے بعد شرعی اور قانونی حل تیار کیا جائے۔ مثلاً خاندانی قانون، وراثت، زکوٰۃ، وقف، اسلامی مالیات اور بعض اخلاقی و معاشرتی قوانین ایسے شعبے ہیں جن میں مزید کام کیا جاسکتا ہے۔ اس عمل میں

پارلیمنٹ، اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت، جامعات، علماء اور قانون دانوں کو اپنی اپنی ذمہ داری پوری کرنا ہوگی۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ قانون سازی جذبات کی بجائے تحقیق کی بنیاد پر ہو۔

### مستقبل کے امکانات

پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے امکانات موجود ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ خود آئین ہے۔ ملک کے آئینی نظام میں اسلامی قانون کے لیے واضح بنیاد موجود ہے۔ ساتھ ہی اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت جیسے ادارے بھی موجود ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون پر کام کرنے والے اہل علم اور اداروں کی کمی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے علمی کام کو قانون سازی اور عملی نظام سے جوڑا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جدید مسائل کے لیے اجتماعی تحقیق کو بڑھایا جائے۔ اگر علماء اور جدید علوم کے ماہرین ایک جگہ بیٹھ کر کام کریں تو بہت سے مشکل مسائل کے قابل عمل حل سامنے آسکتے ہیں۔

### خلاصہ بحث

پاکستان کے آئین میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے واضح بنیاد موجود ہے۔ قرارداد مقاصد، آرٹیکل 31 اور آرٹیکل 227 اس سلسلے میں اہم آئینی دفعات ہیں۔ اسی طرح اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کو بھی آئینی طور پر اہم ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ لیکن آئینی بنیاد موجود ہونا اور اس بنیاد کو عملی زندگی میں نافذ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ میں سیاسی ترجیحات، اداروں کے درمیان کمزور رابطہ، فقہی اختلاف، جدید مسائل کے لیے اجتہادی تحقیق کی ضرورت، انتظامی کمزوری اور قانون و عمل کے درمیان فاصلہ اہم رکاوٹیں ہیں۔

اس لیے اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے صرف قانون بنانا کافی نہیں۔ قانون ایسا ہو جو واضح ہو، عدالتوں میں قابل عمل ہو، انتظامیہ اسے نافذ کر سکے اور عوام بھی اس کے مقصد کو سمجھ سکیں۔

اصل ضرورت یہ ہے کہ اسلامی قانون کو صرف ایک سیاسی نعرے کے طور پر نہ دیکھا جائے بلکہ اسے عدل، امانت، انسانی وقار، معاشرتی ذمہ داری اور فلاح عامہ کے ساتھ جوڑ کر سمجھا جائے۔ اگر یہ کام سنجیدگی، تحقیق اور تدریج کے ساتھ کیا جائے تو پاکستان کے موجودہ آئینی نظام کے اندر رہتے ہوئے اسلامی قانون کی موثر پیش رفت ممکن ہے۔

## نتائج

- 1- پاکستان کے آئین میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے واضح بنیاد موجود ہے۔
- 2- قرارداد مقاصد، آرٹیکل 31 اور آرٹیکل 227 اس سلسلے میں بنیادی آئینی اہمیت رکھتے ہیں۔
- 3- اسلامی نظریاتی کونسل قانون سازی کے اسلامی پہلو پر اہم مشاورتی اور تحقیقی کردار ادا کرتی ہے۔
- 4- وفاقی شرعی عدالت کو قوانین کے اسلامی جائزے کا آئینی اختیار حاصل ہے۔
- 5- پاکستان میں اسلامی اصولوں سے متعلق متعدد قوانین پہلے ہی موجود ہیں، تاہم پورے قانونی نظام میں مزید اصلاح کی گنجائش باقی ہے۔
- 6- اسلامی قانون کے نفاذ میں ایک بڑی رکاوٹ قانون اور عملی نفاذ کے درمیان موجود فاصلہ ہے۔
- 7- فقہی اختلافات کو علمی طریقے سے حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قانون سازی زیادہ وسیع اتفاق کے ساتھ آگے بڑھے۔
- 8- جدید مسائل کے لیے اجتہاد اور بین الملومی تحقیق ضروری ہے۔
- 9- علماء، قانون دان، پارلیمنٹ، عدلیہ اور جامعات کے درمیان بہتر تعاون سے اسلامی قانون کے نفاذ کا عمل مضبوط ہو سکتا ہے۔
- 10- اسلامی قانون کے نفاذ کا بنیادی مقصد معاشرے میں عدل، امانت، انسانی وقار اور فلاح عامہ کو مضبوط کرنا ہونا چاہیے۔

## حواشی و حوالہ جات

- [1] دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان، آرٹیکل 227، ”Provisions relating to the Holy Quran and Sunnah“۔ قومی اسمبلی پاکستان کے سرکاری آئینی متن میں موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے احکام کے مطابق لانے اور ایسے قانون سے منع کرنے کا اصول درج ہے جو ان احکام کے خلاف ہو۔
- [2] دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان، قرارداد مقاصد، آرٹیکل A2۔
- [3] دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان، آرٹیکل 31، ”Islamic way of life“۔
- [4] دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان، آرٹیکل 228-230، Council of Islamic Ideology، سرکاری معلومات کے مطابق کونسل ایک آئینی مشاورتی ادارہ ہے جو قانون کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- [5] دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان، آرٹیکل D203؛ Federal Shariat Court کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی قانون یا قانونی دفعہ کے قرآن و سنت کے احکام سے متصادم ہونے کے سوال کا جائزہ لے۔

[6] القرآن الکریم، سورۃ النحل، 16:90۔

[7] Council of Islamic Ideology, Reports and Research on Islamization of Laws.

[8] Council of Islamic Ideology, Plans and Targets, Government of Pakistan.

اس میں موجودہ قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے، جدید مسائل پر تحقیق اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان مکالمے پر زور دیا گیا ہے۔

[9] Federal Shariat Court of Pakistan, judgments under Article 203-D of the Constitution.

[10] Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Part IX, Islamic Provision